Date:

سوال نمبر # 01

اسلامی سیاسی نظام کے بنیادی اصول کیا ہیں؟

جواب

تعارف:-

کسی بھی ملک کا سیاسی نظام فیصلہ سازی، سماجی نظم و نسق کو برقرار رکھنے اور ملک کو بیرونی خطرات اور جارحیت سے محفوظ رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ قرآن مجید نے نہ صرف انسانی زندگی کے معاشی، سماجی اور دینی پہلو پر بات کی ہے بلکہ ایک کامیاب سیاسی نظام کے اصولوں پر بھی ہدایت فرمائی ہے۔

"اور یہ جو تمہاری حکمرانی کیلئے بھیجا گیا ہے تاکہ نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، نیکی کے کام کا حکم دیں اور زمین کو فتنہ و فساد سے محفوظ رکھے بے شک اللہ خوب جاننے والا ہے"۔

اسلامی سیاسی نظام کے اصولوں میں حاکمیت الٰہ، منصب خلافت، شورائی اور نظام جمہوریت کا قیام، شریعت بطور قانون، سماجی انصاف کی فراہمی اور امر بالمعروف نہی عن منکر اور سماجی اور فلاحی ریاست کے قیام کا ہونا لازم قرار دیا گیا ہے۔

Date:

سیاست :- سیاست عربی زبان کا لفظ ہے جسکے لغوی معنی "حکومت کرنا" اور نظم و ستم کو مٹانا" کے ہیں -

سیاست کے اصطلاحی معنی :-

سیاست کے اصطلاحی معنی ہیں کہ "قرآن و سنت اور احادیث نبویؐ پر غور کرتے ہوئے معاشرے میں امن قائم کرنا، فتنہ و فساد سے محفوظ رکھنا کے ہیں"۔

احادیث کی روشنی میں سیاست :-

نبی کریمؐ نے ریاست اور سیاست کو بھائی بھائی قرار دیا ہے کہ ریاست ایک عمارت کی طرح ہے اگر اس کی بنیاد مضبوط نہیں ہوئی تو وہ گر جائے گی اور اگر نگران نہیں ہوگا تو لٹ جائے گی -

قرآن کی روشنی میں سیاست :-

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے سیاست کو ملک کی فلاح و بہبود کیلئے لازمی جزو کہا ہے جس سے چھٹکارا پانا ناممکن ہے -

ترجمہ: " اے ایمان والو! میں ہی ہوں جس نے انکو (حکمرانوں) کو آپ کی طرف بھیجا تاکہ بھلائی کا حکم دے، برائی سے روکے، اور زمین

Date:

میں فتنہ و فساد اور خون نہ بہایا جائے۔ اور
بے شک میں تم سے بہتر جاننے والا ہوں"۔

اسلامی سیاسی نظام کے بنیادی اصول

اسلام میں
عبادات، معاشیات اور معاملات کے بارے میں واضح احکام دیے گئے ان کے ساتھ سیاسی نظام پر بھی غور کیا ہے تاکہ ملک میں امن و سلامتی کا قیام، فیصلہ سازی اور بیرونی خطرات سے بچا جا سکے۔ اسلامی سیاسی نظام کے بنیادی اصول مندرجہ ذیل ہیں۔

i۔ حاکمیت الہٰ۔ اقتدار اعلیٰ کا تصور:-

اسلامی سیاسی
نظام میں حاکمیت الہٰ کو فوقیت حاصل ہے یعنی اسلامی تعلیمات اور احکام الہٰی پر عمل کرتے ہوئے سیاسی نظام کو قائم کیا جائے۔ اسلام میں قرآن و سنت اور احکام خداوندی کو ہی سیاست کے خود مختار اور با اثر ہونے کے لیے لازمی قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں سورۃ یوسف میں فرمایا گیا ہے۔ ترجمہ:-

"اور تم اسی پر عمل کرو جو تمہارے لیے احکام نازل کیے گئے ہیں اور جو نام تمہیں سکھائے گئے ہیں ان سے انکار

Date:

کرنے والے کیلئے عذاب شدید تیار کیا گیا ہے۔"

(سورۃ یوسف: 40)

ii. منصب خلافت - انسان بطور خلیفہ:-

اللہ تعالیٰ نے زمین پر انسان کو اپنا نائب مقرر کیا ہے تاکہ اس کے احکام کی پیروی کی جائے اور ہدایت الٰہی کو اجاگر کیا جائے۔ جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا نائب بنایا تو فرشتوں سے مشورہ کیا۔

ترجمہ:-

"اور جب اللہ نے زمین پر انسان کو اپنا خلیفہ بنایا تو فرشتوں نے کہا کہ انسان تو گناہ گار ہے زمین میں فساد پھیلاتا ہے ہم تیری حمد بیان کرتے ہیں اور تسبیح بھی کرتے ہیں تو ہمیں نائب مقرر کر دے۔ اللہ نے فرمایا میں تم سے زیادہ بہتر جانتا ہوں۔"

(البقرہ: 30)

iii. شورائی اور جمہوری نظام:-

اسلام میں شوریٰ اور نظام جمہوریت کو سیاسی نظام کا اہم پہلو کہا ہے۔ سیاست کا مقصد اپنی مرضی کے فیصلہ کرنا نہیں ہے بلکہ مشورہ سے فیصلے کرنا ہے۔ نبی کریمؐ نے

بھی غزوہ خیبر اور غزوہ خندق کے موقع پر صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیے۔ قرآن مجید میں **سورۃ شوریٰ آیت نمبر 48** میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تم اپنی مرضی سے کچھ نہیں کر سکتے کسی بھی فیصلے کو اپنی خواہش کی نظر نہیں کرنا بلکہ مشورہ سے کام کرنا ہے۔ اس لیے مجلس شوریٰ کا قیام ضروری ہے۔

iv- **شریعت بطور قانون :-**

اسلامی سیاسی نظام میں کسی بھی طور پر نوبت نافذ کرنے کیلئے شریعت کو قانون سمجھتے ہوئے اس پر عمل کرتا ہے۔ اسلام میں دو طریقوں سے شریعت کو بطور قانون استعمال کیا جا سکتا ہے۔

بنیادی حیثیت ←	**قرآن، سنت**
ثانوی حیثیت ←	**اجماع، اجتہاد، قیاس**

v- **امر بالمعروف نہی عن منکر :-**

اسلام نے سیاسی نظام کا اہم مقصد نیکی اور بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنے کا ہے۔ اچھے سیاسی نظام سے ہی

Date:

ملک میں امن و آشتی، نظم و ضبط، عدل و انصاف اور مساوات کا رحجان کیا جا سکتا ہے۔ اسلام میں امر بالمعروف و نہی عن منکر کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ قرآن کریم میں بار بار اس کا حکم دیا گیا ہے۔

ترجمہ:-

"اور بے شک اسے ہم نے تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ نماز قائم کریں، زکوۃ دے، بھلائی کا حکم دے، برائی سے روکے، اور امن کو قائم کیا جا سکے۔ اللہ خوب جاننے والا ہے"

(سورۃ الحج: 41)

vi۔ بنیادی انسانی حقوق کا تصور:-

اسلام میں ایک کامیاب سیاسی نظام تب ہی قائم ہو سکتا ہے جب ریاست میں موجود تمام انسانوں کو برابر درجہ دیا جائے گا اور انسانی بنیادی حقوق کو پورا کیا جائے گا۔ اسلام رنگ و نسل، ذات و پات، بلاتفریق سب کو برابری کے حقوق سے نوازتا ہے اور ان حقوق کا تحفظ اسلامی سیاسی نظام کا ہے۔

ترجمہ:-

"اے بنی آدم! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہیں قبیلوں اور طبقے میں بانٹ دیا تاکہ آپس میں تعلقات مضبوط کر سکو اور اللہ ہر چیز کے بارے میں بخوبی جاننے والا ہے۔"

(سورۃ الحجرات: 13)

Date:

vii - علم اور داعی ریاست :-

اسلام نے معاشی، معاشرتی اور سماجی زندگی میں کامیابی کا راز علم کو ٹھہرا دیا ہے۔ اسلامی سیاسی نظام کا مقصد ایک معلم اور داعی ریاست کا قیام ہے کیونکہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے بھی علم کے حصول کو لازم قرار دیا۔ کفار کے قیدیوں کو مسلمانوں کے بچوں کو تعلیم دینے کے بدلے میں رہائی دی۔

طلب بالعلم الفریضہ

ترجمہ :-

"علم حاصل کرنا ہر مرد و عورت پر فرض ہے"۔

viii - آزاد عدلیہ کا قیام :-

اسلامی سیاسی نظام کے مضبوط ہونے کے لیے آزاد عدلیہ کا قیام شرطیہ ہے آزاد عدلیہ کسی بھی دباؤ اور لالچ کے بغیر عام لوگوں کو انصاف فراہم کرے۔ فیصلہ کرتے ہوئے اپنی خواہش کے کان سے نہ سنے بلکہ احکام الہی اور سنت رسول ﷺ کو ذہن نشین کرتے ہوئے انصاف قائم کرے۔ کہ اور **سورۃ النساء آیت نمبر 135** میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ چاہے تمہارے خاندان سے ہو، قریبی رشتہ دار ہو، غریب ہو یا بادشاہ تم نے حق کا ساتھ دینا ہے اور تمہارا اللہ تم سے زیادہ ان کا حامی و ناصر ہوگا اور خوب جاننے والا ہے۔

Date:

حاصلِ بحث :-

اسلام کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے انسان اپنی زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں ہدایت حاصل کر سکتا ہے۔ اسلامی سیاسی نظام کسی بھی ملک کے سماجی نظم و نسق کو قائم رکھنے اور بیرونی جارحیت سے محفوظ رکھنے کے لیے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی سیاست اور حکمرانی پر زور دیا تاکہ معاشرے میں عدل و انصاف، اخوت و بھائی چارہ، انسانی بنیادی حقوق کا تحفظ، سماجی انصاف کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔ جس کے لیے حاکمیت اعلیٰ اور شریعت کو بطور قانون لاگو کرنا نہایت اہم پہلو ہے۔

Date:

سوال نمبر # 02

انتہا پسندی کے تدارک کے لیے اقدامات تجویز کریں۔

جواب

تعارف:-

انتہا پسندی ایک لعنت ہے کیونکہ یہ نفرت، خوف اور تنازع کو فروغ دیتی ہے اور اسی کے عقائد و اعمال کے ذریعے امن و سلامتی، انسانی حقوق اور سماجی یکجہتی کو نقصان پہنچاتی ہے۔ انتہا پسندی کو اسلام میں سخت ناپسند قرار دیا گیا گیا ہے۔ نبی کریم ؐ نے بھی اپنے دور میں انتہا پسندی کا صبر سے سامنا کیا اور تکالیف برداشت کی اور ہمیشہ یہ دعا فرماتے:

یا اللہ مجھے فقر اور کفر سے محفوظ رکھنا۔

انتہا پسندی وسائل کی منصفانہ تقسیم کی کمی کی وجہ سے جنم لیتی ہے۔ اس کے تدارک کیلئے جہالت کا خاتمہ، مساوات اور معاشی چارے کا فروغ، حق کے ساتھ اور دینی اور جدید علوم کی جامعات اور عالمی اسلامی تنظیموں کو مضبوط کرنے سے ممکن بنایا جاسکتا ہے۔ مغربی دنیا کے ساتھ براہ راست تعامل اور بین المذاہب ہم آہنگی سے انتہا پسندی کو ختم کیا جاسکتا ہے۔

Date:

انتہا پسندی :-

انتہا پسندی کے لفظی معنی "حد سے تجاوز کرنا یا کسی مقررہ حد سے آگے بڑھ جانا کے" ہیں -

اصطلاحی معنی :-

انتہا پسندی کسی بھی مقصد کے حصول کیلئے امن و سلامتی کو تباہ کرنا اور فساد برپا کرنے کا نام ہے -

اسلام میں انتہا پسندی کی تعریف :

اسلام کے عقائد اور احکامات کو ردنظر انداز کرکے دنیا میں کفر اور انتشار کا پھیلانا ہے جس سے اسلامی نظام کو نقصان پہنچے -

انتہا پسندی کی اقسام :-

انتہا پسندی کی چار اقسام ہیں -

- انفرادی انتہا پسندی
- قومی انتہا پسندی
- مسلکی انتہا پسندی
- مذہبی انتہا پسندی

Date:

انتہا پسندی کی وجوہات :-

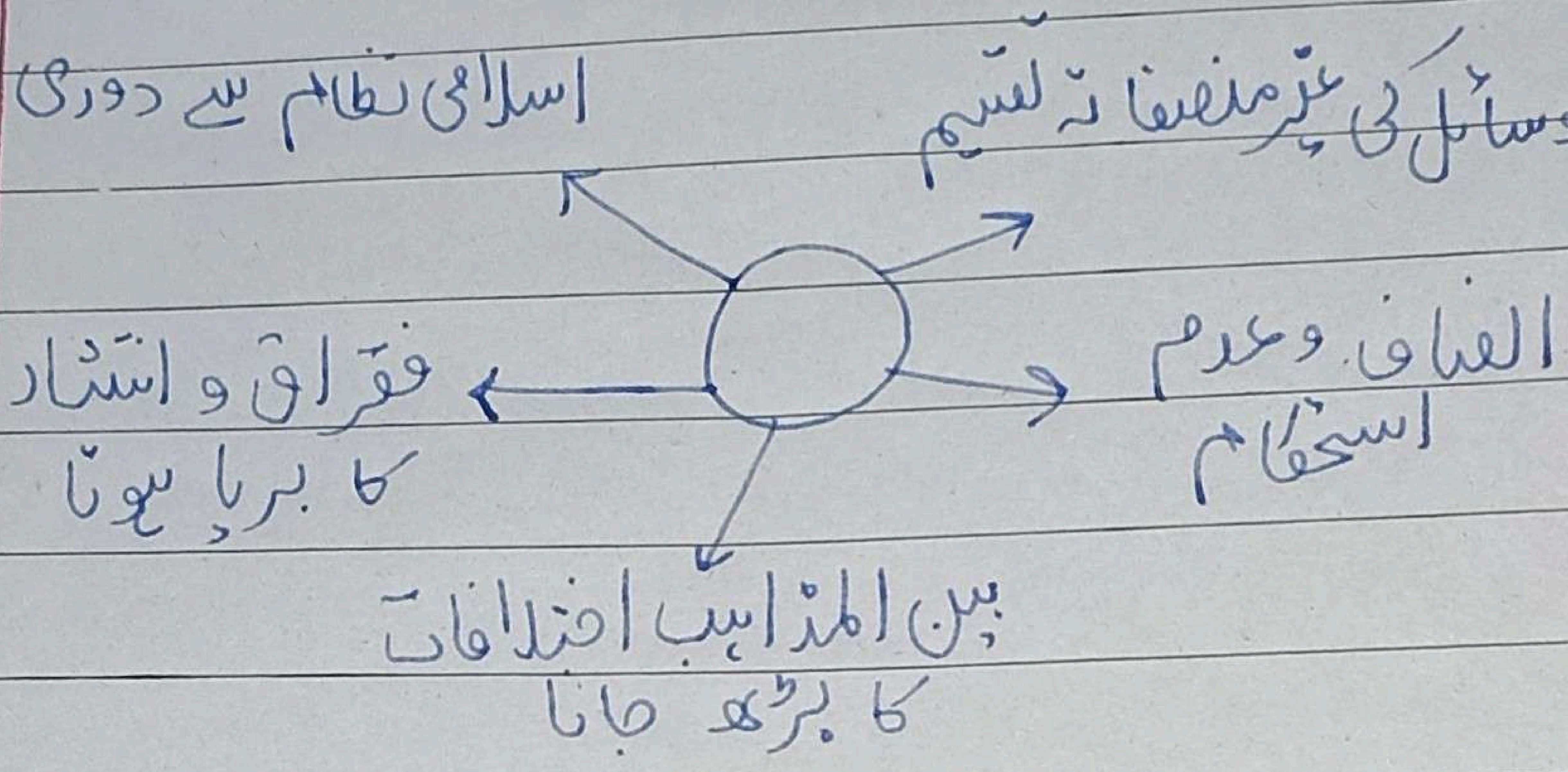

انتہا پسندی کا تدارک :-

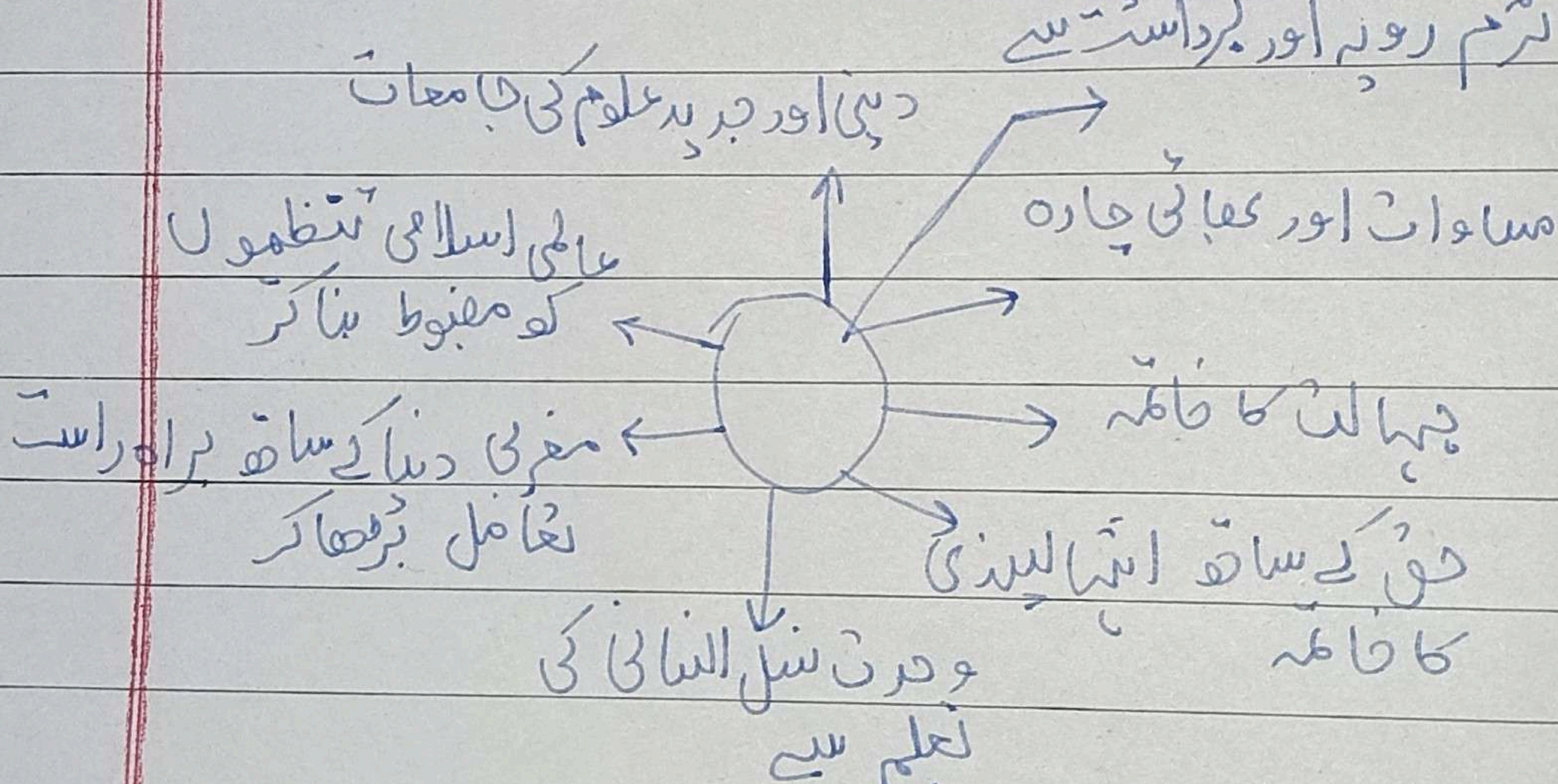

حاصل بحث :-